# یومِ آزادی کیسے منائیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Pin 4286 تاریخ: 13-08-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ 14 اگست کو ہمارے ملک میں یومِ آزادی منایا جاتا ہے۔ اسلامی طور پر یومِ آزادی منانا کیسا ہے؟ اگر جائز ہے، تو اس کا کیا انداز ہونا چاہیے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ملک کا یومِ آزادی منانا، خوشی منانا، جائز ہے کہ اللہ عزوجل نے ایک ملک عطا فرمایا ہے۔ ایک ایسی جگہ عطا فرمائی ہے، جہاں آزادانہ طور پر اسلامی احکامات پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے اور نعمت پر خوشی کا اظہار کرنا بالکل جائز ہے، بلکہ نعمت کا شکر ادا کرنے کا تو حکمِ خداوندی ہے۔

لیکن حدودِ شرع کو پامال کرتے ہوئے آزادی کی خوشی منانا جیسا کہ اس موقع پہ معاذ اللہ! شراب نوشی، ناچ گانے کی محافل کا انعقاد، مردوں عورتوں کا اختلاط، بے پردگی و فحاشی، آتش بازی، ہوائی فائرنگ کی جاتی ہے۔ موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کے سلنسر نکال کر گلیوں سڑکوں پہ گھومنا اور لوگوں کا سکون برباد کرنا، اس کے علاوہ وَن ویلنگ کا تماشا کرتے ہوئے اپنی جان کو

ہلاکت میں ڈالنا، الغرض طرح طرح کے خلاف شرع امور کا ارتکاب کر کے خوشی منائی جاتی ہے۔ مزید بر آں ان میں کئی امور خلاف شرع ہونے کے ساتھ ساتھ قانونی جرم بھی ہوتے ہیں، جو ان کی حرمت میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس انداز سے جو بھی خوشی منائی جائے، چاہے وہ آزادی کی ہو، یا کوئی اور، ناجائز و حرام ہے۔ آزادی دینے والے مالک کی نافرمانی کر کے اس کی نعمت کا شکر ادا کرنا کہیں کی بھی عقلمندی نہیں ہے، یہ نعمت کا شکر نہیں بلکہ ناشکری ہے۔ جس وطن کو عبادت کے لیے حاصل کیا گیا تھا، اسی کے رہنے والے اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی نافرمانی کرتے ذرا نہیں گھبراتے۔ جن لوگوں نے اس کی خاطر اپنی جان کی قربانیاں دیں، آج ان لوگوں کی اولاد ہی اس دن اپنے ملک کے قوانین کی خوب دھجیاں اڑاتے ہیں۔

یومِ آزادی منانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس دن شکرانے کے نوافل ادا کیے جائیں۔ قرآن خوانی و نعت خوانی کا اہتمام کیا جائے، ذکر و درود پڑھ کر پاکستان کی خاطر قربانیاں دینے والوں کو ایصالِ ثواب کیا جائے۔ غیر شرعی امور سے پاک محافل کا انعقاد کیا جائے، جن میں نیکی کی دعوت دی جائے، برائیوں سے منع کیا جائے، ملک کے استحکام اور سلامتی کے لیے دعائیں کی جائیں۔ پاکستان کے نظریہ کو متعارف کروایا جائے۔ وطن سے محبت کرنا سکھایا جائے، اچھا شہری بننے کی تربیت کی جائے، اسلام کی دیگر خوبصورت باتیں سکھائی جائیں۔

اللہ تعالی شکر ادا کرنے سے متعلق فرماتا ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔“ (پارہ 13، سورہ ابراھیم، آیت 7)

دین اسلام میں شراب نوشی حرام ہے، چاہے خوشی کا موقع ہو یا کوئی اور، اس کے ترک میں ہی انسان کی عافیت اور فلاح و کامیابی کا سامان ہے۔ چنانچہ شراب کے متعلق قرآن عظیم میں ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

﴿فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔''

(پارہ 7، سورۃ المائدہ، آیت 90)

یونہی خوشی کے موقع پر باجے کی آواز کو دنیا و آخرت میں ملعون قرار دیا گیا ہے، چنانچہ مسند بزار میں ہے: ''صوتان ملعونان في الدنیا والآخرة، مزمار عند نعمة، ورنة عند مصیبة'' ترجمہ: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں: نعمت کے وقت باجے کی آواز اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔

(مسند بزار، مسند ابی حمزہ انس بن مالک، جلد 14، صفحہ 62، مکتبہ العلوم والحکم، مدینۃ المنورہ)

اور گانوں کے متعلق سنن ابی داؤد و شعب الایمان میں ہے: ''الغناء ینبت النفاق فی القلب، کما ینبت الماء الزرع'' ترجمہ: گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

(شعب الایمان، فصل و مماینبغی للمسلم المرء ان یحفظ اللسان عن الشعر الخ، جلد 7، صفحہ 108، مطبوعہ ریاض)

بہار شریعت میں ہے: ''ناچنا، تالی بجانا، ستار، ایک تارہ، دو تارہ، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا، اسی طرح دوسرے قسم کے باجے سب ناجائز ہیں۔''

(بہار شریعت، حصہ 16، صفحہ 511، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شریعت نے مرد و عورت دونوں کو پردے کا تاکیدی حکم دیا، اور بے پردگی سے منع فرمایا، چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ، وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان

کے کاموں کی خبر ہے ، اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔"

(پارہ 18، سورۃ النور، آیت 30، 31)

فتاوی رضویہ میں ہے:"لڑکیوں کا غیر مردوں کے سامنے خوش الحانی سے نظم پڑھنا حرام ہے اور اجنبی نوجوان لڑکوں کے سامنے بے پردہ رہنا بھی حرام ۔۔۔ اور جو اپنی لڑکیوں کو ایسی جگہ بھیجتے ہیں، بے حیا بے غیرت ہیں، ان پر اطلاقِ دیوث ہو سکتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 690، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

مروجہ آتش بازی جو شادی بیاہ، شب براءت، نیو ائیر نائٹ اور یومِ آزادی کے موقع پر کی جاتی ہے، حرام ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: "آتشبازی جس طرح شادیوں اور شب براءت میں رائج ہے، بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضییع مال ہے، قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا، قال اللہ تعالی:﴿ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴾ ترجمہ: اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: کسی طرح بے جا خرچ نہ کرو، کیونکہ بے جا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بہت بڑا ناشکرا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 279، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

ایسے مواقع پہ ہلڑ بازی یقیناً مسلمانوں کی ایذا کا باعث بنتی ہے، جبکہ بلا وجہ شرعی کسی مسلمان کو اذیت دینا بھی حرام ہے، حدیث پاک میں ہے:"من اٰذی مسلماً، فقد اٰذانی، ومن اٰذانی، فقد اذی اللہ" ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور

جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذا دی۔

(المعجم الاوسط، باب السین، من اسمہ سعید، جلد 4، صفحہ 60، مطبوعہ قاھرہ)

وَن ویلنگ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو ہلاکت والے کاموں میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ ترجمہ: اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

(پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 195)

اس آیت کریمہ کے تحت نور العرفان میں ہے: "معلوم ہوا کہ ہلاکت کے اسباب سے بھی بچنا فرض ہے، جیسے خودکشی کرنا، بھوک ہڑتال کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرنا، زہر کھانا، طاعون کی جگہ جانا وغیرہ۔" (نور العرفان، صفحہ 37، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

ساتھ ہی ساتھ ون ویلنگ قانوناً بھی جرم ہے، اور قانونی جرم کا ارتکاب شرعاً ناجائز ہے، فتاوی رضویہ میں ہے: "کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے، شرعاً بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں، قال تعالیٰ: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ ترجمہ: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔" (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 192، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ اعلم عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

**کتبــــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

22 ذو الحجۃ الحرام 1441ھ 13 اگست 2020ء

دارالافتاء اہلسنت — daruliftta@dawateislami.net



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے